ادبیات

نفیرِ وطن

از جناب ساغر نظامی اڈیٹر "ایشیا"

بادِ صبا ارادۂ سرو و سمن کچھ اور ہے
ایک بھری بہار میں رنگِ چمن کچھ اور ہے

نغمۂ عندلیب سے آگ سی ہی لگی ہوئی
برقِ بہار پر نہ جا سوزِ چمن کچھ اور ہے

برقِ بہار عارضی، سوزِ چمن ہے دائمی
شمعِ بہار پر نہ مٹ، سوزِ چمن کچھ اور ہے

تیرے چمن میں صرف تو تیرا چمن جہانِ تو
تیرا چمن عدن سہی، میرا چمن کچھ اور ہے

کوثر و سلسبیل کے گیت بہت مدھر سہی
شام و سحر یہ نغمۂ گنگ و جمن کچھ اور ہے

تاج و نگیں کی آبرو، سرمۂ چشمِ آرزو
دُرِّ عدن گہر سہی، خاکِ وطن کچھ اور ہے

تیرے خیال میں فقط مہر و قمر سے ہی بلند
میری نظر میں عظمتِ خاکِ وطن کچھ اور ہے

اتری ہوئی ردائے مہر، غازۂ روحِ ماہ و مہر
نورِ قمر کچھ اور ہے، خاکِ وطن کچھ اور ہے

لب پہ ترے وطن وطن من ہی غلامِ اہرمن
یہ نہیں جذبۂ وطن، جذبِ وطن کچھ اور ہے

تو ہے غلامِ کفر و دیں، دشمنِ دولتِ یقین
دین ہی جن کا عاشقی اُن کا چلن کچھ اور ہے

تیرے خیال میں فقط خبط و جنوں کی داستاں
میری نظر میں قصۂ دار و رسن کچھ اور ہے

ایک دیارِ حریت ایک مزارِ حریت
میرا وطن کچھ اور ہے، تیرا وطن کچھ اور ہے

تجھ پہ ہیں فرض برہمن شام و سحر پرستشیں
میری نظر میں مصرفِ گنگ و جمن کچھ اور ہے

راس نہ آئینگی تجھے وقت کی باغبانیاں
آنکھ اُٹھا اشارۂ رنگِ چمن کچھ اور ہے

قیمتِ حریت فقط شرطِ معاملت نہیں
تجھ سے ابھی تقاضۂ خاکِ وطن کچھ اور ہے

اس کے شہید کے لیے شرطِ کفن تو کچھ نہیں
اس کے شہید کا مگر رنگِ کفن کچھ اور ہے

شاعرِ انقلاب کا جوشِ سخن بجا مگر
ساغرِ نغمہ ریز کا کیفِ سخن کچھ اور ہے

ذوقِ عرفان

از عبد الجلیل صاحب دہلوی

تجھے ہم باوفا سمجھے ہوئے ہیں
فنا کو ہم بقا سمجھے ہوئے ہیں

عیاں ہو کر نہاں ہونا یکایک
اسے تیری ادا سمجھے ہوئے ہیں

تصور میں اُنہیں لائیں تو کیونکر
جنہیں ہم ماورا سمجھے ہوئے ہیں

وہی چھپتے ہیں نظروں سے ہماری
جنہیں ہم جا بجا سمجھے ہوئے ہیں

نہیں اے ناخدا طوفاں کی پروا
خدا کو جو خُدا سمجھے ہوئے ہیں -

وہی ہیں رمزِ اِلّا اللہ کے عارف
کہ جو مفہوم "لا" سمجھے ہوئے ہیں

جلیل آغازِ الفت ہی دمیں سے
جہاں سب انتہا سمجھے ہوئے ہیں